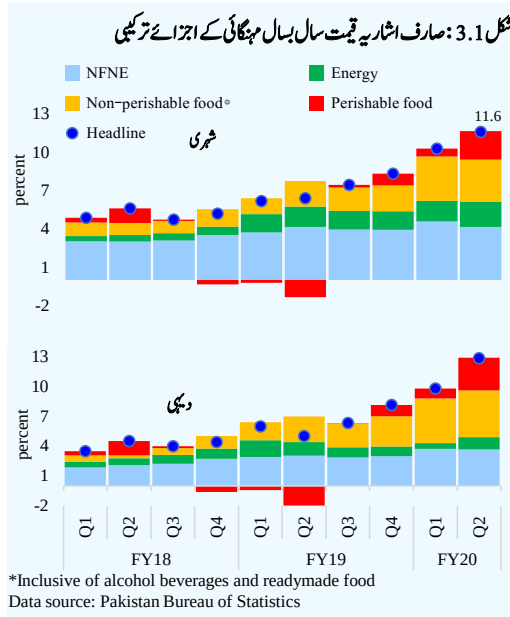


3 مہنگائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ

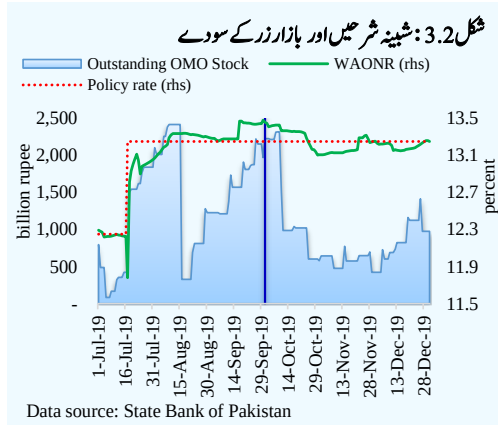


مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کا دباؤ بڑھتا رہا۔ معیشت میں طلب کی پست صورتِ حال کے باعث غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں استحکام نظر آیا تاہم مالی سال 20ء کی دونوں سہ ماہیوں میں غذائی مہنگائی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اگرچہ پہلی سہ ماہی کے دوران غذائی مہنگائی پر دباؤ غیر تلف پذیر اشیا کی جانب سے آیا تاہم دوسری سہ ماہی میں تلف پذیر اشیا اس کی بڑی وجہ تھیں (شکل 3.1)۔ اتواتائی کی اشیا کی مقررہ قیمتوں میں اضافے نے بھی بلند مہنگائی میں حصہ ڈالا۔ بالخصوص شہری علاقوں میں دوسری سہ ماہی کے دوران مہنگائی کے دیگر اجزاء تقریباً مستحکم رہے۔ اس رجحان سے پتا چلتا ہے کہ اس مدت میں مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ رسد میں تعطل کا نتیجہ تھا جو عموماً موسمی اور عارضی ہوتا ہے۔

چنانچہ مالی سال 20ء کے لیے اوسط عمومی مہنگائی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے تخمینے 11 تا 12 فیصد پر کافی حد تک مستحکم رہے۔ یہ تخمینہ سال کی دوسری ششماہی کے دوران ملکی طلب میں مندی اور تلف پذیر اشیا کی قلت کی عارضی نوعیت کی بنا پر مہنگائی کے دباؤ میں نرمی کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔ مزید برآں، ادائیگیوں کے توازن میں بہتری (جن کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی قدر میں بہتری آئی) اور مالیاتی نظم و ضبط پر حکومت کی ثابت قدمی بھی مہنگائی کے قلیل مدتی منظر نامے میں آسانی فراہم کرتی رہی۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کی زری

¹ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں تلف پذیر اور غیر تلف پذیر اشیا کی قیمتیں بالترتیب 60.1 فیصد اور 11.2 فیصد تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 16.6 فیصد اور 11.2 فیصد تھیں۔ اہم بات یہ ہے کہ دیہی علاقوں میں تلف پذیر اشیا کی مہنگائی میں اضافہ نمایاں تھا۔ چونکہ پاکستان نے ملکی رسد کے فرق کو پورا کرنے کے لیے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کیا لہذا اس رجحان سے داخلے کے مقامات (مثلاً طورخم، تالقان، اور کراچی کی بندرگاہ) سے دیہی علاقوں تک ان اشیا کی نقل و حمل میں تاخیر اور لاگت ظاہر ہوتی ہے۔

پالیسی کمیٹی نے نومبر 2019ء کے اجلاس میں شرح سود کو 13.25 فیصد کی شرح پر برقرار رکھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے مطابق وسط مدت کے دوران مہنگائی کو کم کر کے 7 تا 5 فیصد کے ہدف پر لانے کے لیے بھی موجودہ شرح سود مناسب تھی۔

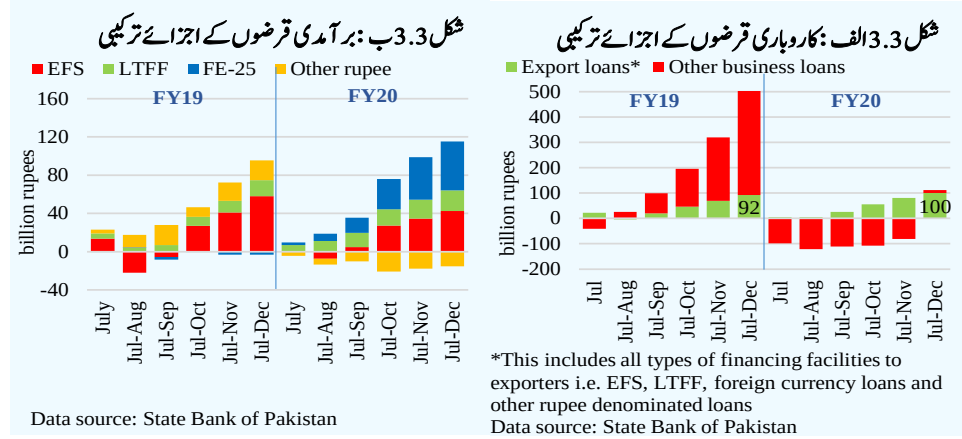


پالیسی ریٹ کے نفاذ کے لیے پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران بین البینک منڈی میں کسی قدر کم ادخالات درکار تھے۔ گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بین البینک شبینہ شرحوں میں بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور تغیر پذیری دونوں ہی پست رہے جبکہ اسٹیٹ بینک کی قائمہ سہولت میں محدود سرگرمی دیکھی گئی (شکل 3.2)۔ بین البینک سیالیت میں یہ نرمی بنیادی طور حکومت کی جانب سے

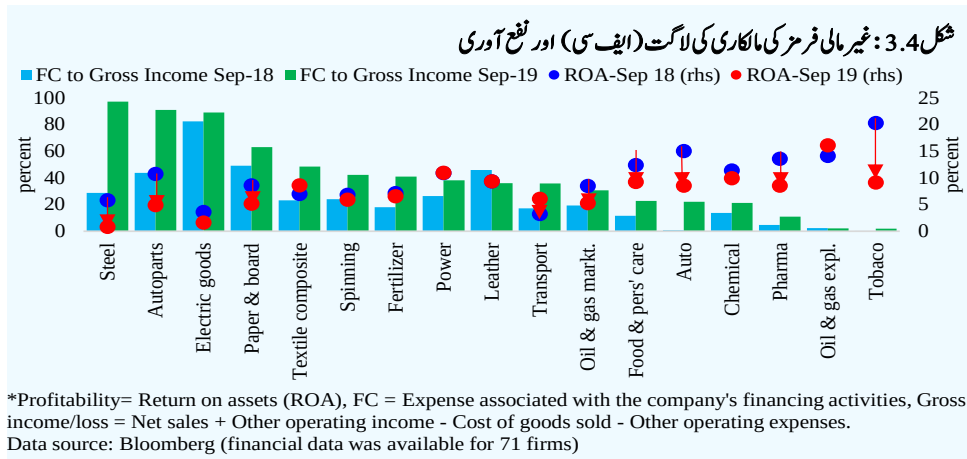
جدولی بینکوں کو قرضوں کی واپسی اور اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی خریداریوں کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ اگرچہ دوران سہ ماہی مجموعی مالیاتی خسارہ گزشتہ برس نیز پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں بلند رہا تاہم حکومت کو بیرونی اور نان بینک ذرائع سے کافی قرضہ دستیاب تھا۔ مزید برآں، حکومت نے نقد رقوم کے بفرز بھی استعمال کیے جو اس نے پچھلی دو سہ ماہیوں کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس رکھے تھے۔

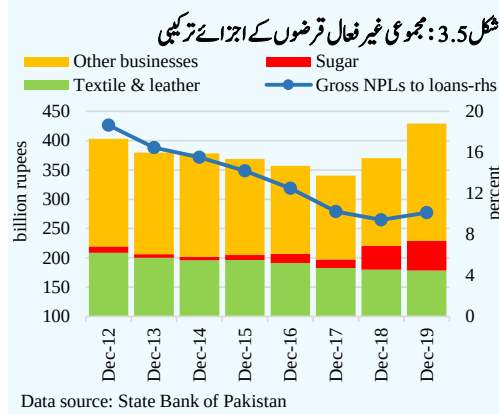
مزید یہ کہ نجی شعبے کی قرضے کی طلب بھی نہیں بڑھی کیونکہ صنعتی بحالی نہ ہو سکی۔ گو کہ دوران سہ ماہی برآمدی شعبوں میں تیزی دکھائی دی تاہم بینکاری نظام سے ان کی قرض گیری گزشتہ برس کے مقابلے میں صرف معمولی سی بلند تھی (شکل 3.3 الف)۔ اس سے ممکنہ طور پر فرمز کی مضبوط سیالیت ظاہر ہوتی ہے جس کی وجہ دوران سہ ماہی روپے کے لحاظ سے ان کی نمایاں طور پر بلند برآمدی آمدنی اور ٹیکس کے نسبتاً ہموار ری فنڈز تھے۔ تاہم مالی سال 20ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران ایک اہم پیش رفت ملکی اور غیر ملکی کرنسی میں قرضوں کے مابین تبدل (switching) تھا۔ جیسا کہ شکل 3.3 ب میں دکھایا گیا ہے، فرمز نے لائبور پر مبنی غیر ملکی کرنسی (ایف ای 25) کے قرضوں سے بہت زیادہ استفادہ کیا، اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی سہولت (ای ایف ایس) کے ساتھ ساتھ روپے میں مہنگے قرضوں پر کم انحصار کیا۔

² مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی ٹیکس کے ری فنڈ 37.0 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 75.5 ارب روپے ہو گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 55.1 ارب روپے تھے۔



اس کے برخلاف غیر برآمدی شعبوں کی مالی حیثیت عمومی طور پر کمزور رہی۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران انونٹری کے ذخائر اور بلند خام مال اور آپریشنل لاگت کی وجہ سے رقوم کے بہاؤ کی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے فرمز کو بہت زیادہ لیوراجیہ لینا پڑا، جس نے اگلے مہینوں میں ان کے مالکاری کے اخراجات کو بڑھا دیا۔ ستمبر 2019ء کے اختتام تک کچھ صنعتوں، جیسے فولاد، گاڑیوں کے پرزوں اور برقی اشیاء، میں مالی اخراجات فرمز کے مجموعی منافع کے 80 فیصد تک پہنچ گئے (شکل 3.4)۔ اس طرح بالخصوص سود کی موجودہ شرح کی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان فرمز کے لیے مزید لیوراجیہ کوئی قابل عمل راستہ نہیں معلوم ہوتا تھا۔





چنانچہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان فرمز کی قرضوں کی واپسی کی استعداد میں کمزوری حیران کن نہیں تھی۔ جیسا کہ شکل 3.5 میں دکھایا گیا ہے، اگرچہ اہم برآمدی شعبوں (ٹیکسٹائل اور چڑا) کے مجموعی غیر فعال قرضے رو بہ زوال رہے، تاہم دوران مدت دیگر شعبوں کے غیر فعال قرضے بڑھ گئے۔ یہ بھی اہم بات ہے کہ گذشتہ 6 برسوں کی مسلسل کمی کے بعد مجموعی قرضوں کے فیصد کے طور پر بھی مجموعی غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا۔

جدول 3.1: پہلی ششماہی میں زری مجموعے

مالی سال 20ء		مالی سال 19ء		
سہ	سہ	سہ	سہ	
812.1	105.2	554.8	22.4	زری (الف+ب)
618.4	259.6	-532.6	-148.5	الف۔ خالص بیرونی اثاثے
193.7	-154.4	1,087.5	171.0	ب۔ خالص ملکی اثاثے
30.6	156.0	566.0	84.6	میزانی قرض گیری*
846.4	-1586.9	-261.2	1518.3	اسٹیٹ بینک
-815.7	1742.9	827.3	-1433.7	جدولی بینک
-12.9	-15.6	-74.6	-10.8	اجتہاسی کارروائیاں
232.5	-16.9	442.5	127.9	غجی شعبہ
-0.3	-2.0	84.4	60.7	سرکاری شعبے کے ادارے
-58.8	-275.2	66.5	-91.8	دیگر اجزا
372.6	-207.4	198.5	-31.0	زربنیاد

ع: عبوری

* یہ اعداد واجب الوصول بنیاد پر ہیں۔ جدول 4.1 میں دی گئی نقد بینک فنانسنگ کے مطابق نہیں ہیں۔

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

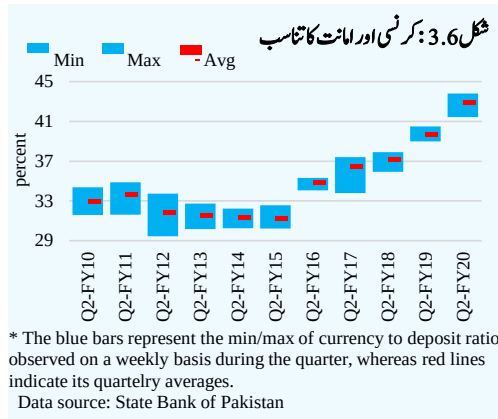
3.2 زری مجموعے

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زری وسیع میں بھی 812.1 ارب روپے کی توسیع درج کی گئی جبکہ مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ 554.8 ارب روپے تھی (جدول 3.1)۔ اس اضافے کی بڑی وجہ بینکاری نظام، بالخصوص اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں تیز اضافہ تھا۔ اس دوران خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ خاصا کم تھا کیونکہ سرکاری و غجی دونوں شعبوں میں ہی قرضے کی طلب گذشتہ برس کے مقابلے میں پست رہی۔

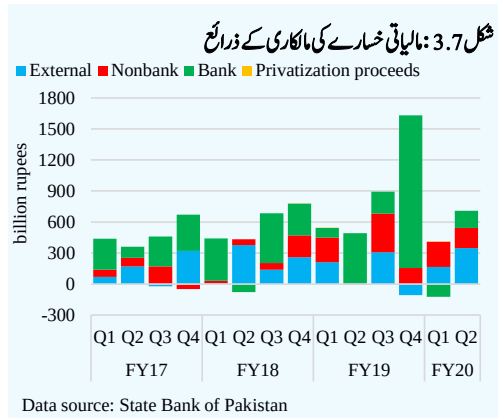
اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں یہ توسیع

جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری اور عالمی مالی اداروں نیز غیر ملکی سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ نتیجتاً بین الینک مارکیٹ سے خریداریوں، کثیر فریقی ایجنسیوں سے رقوم کی آمد اور حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری کے باعث اسٹیٹ بینک نے اپنے زری مبادلہ ذخائر میں پھر اضافہ کر لیا (باب 5)۔

واجبات کے ضمن میں گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیر گردش کرنسی کی نمو بلند رہی۔ اسی دوران، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جدولی بینکوں کے ڈپازٹس میں 587.4 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 433.8 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس اضافے کی بڑی وجہ ذاتی ڈپازٹس میں نمو تھی۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دسمبر 2019ء، جو عموماً موسمی اضافے کی مدت سمجھی جاتی ہے، کے بعد سے ذاتی ڈپازٹس کی نمو میں کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دی۔ ڈپازٹس کی متاثر کن شرح کو اس نمو کی ممکنہ وجہ قرار دیا جاسکتا ہے جس کی عکاسی نفع بخش ڈپازٹس کا حصہ بڑھ جانے سے بھی ہوتی ہے، جو دسمبر 2019ء کے اختتام پر بڑھ کر 61.3 فیصد ہو گیا جبکہ جون 2019ء کے اختتام پر یہ 59.3 فیصد تھا۔³



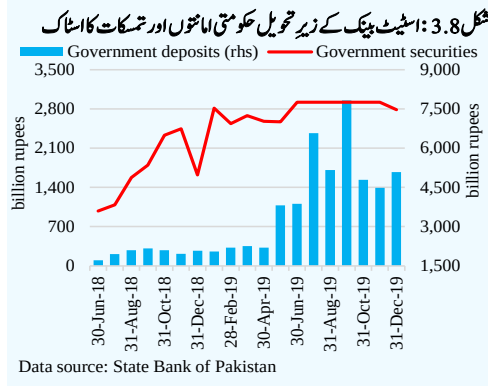
اس کے برخلاف، نجی کاروبار اور نان بینک مالی اداروں کے ڈپازٹس میں ہونے والا تقریباً تمام اضافہ محض عارضی تھا۔ خاص طور پر یہ رجحان اے ایم ایل رسی ایف ٹی ضوابط کے ساتھ ساتھ ٹیکس چوری پر سخت گرفت کے حوالے سے کاروباری افراد کے خدشات کو اجاگر کرتا ہے۔ مجموعی لحاظ سے کرنسی تا ڈپازٹس کے تناسب میں مالی سال 16ء سے شروع ہونے والا اضافہ کارجہان جاری رہا (شکل 3.6)۔



حکومتی قرض گیری

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کے بینکاری نظام سے قرضوں (نقد کی بنیاد پر) میں نمایاں کمی آئی جو گزشتہ برس کے 485.1 ارب روپے سے گھٹ کر 164.7 ارب روپے رہ گئے۔ مالی تفاوت میں اضافے کے باوجود، جو گزشتہ برس کے 488.2 ارب روپے سے بڑھ کر 708.7 ارب روپے ہو گیا۔ حکومت کی مالکاری کی بیشتر ضروریات بیرونی و نان بینک ذرائع سے پوری کی گئیں (شکل 3.7)۔

³ یہ وزن اوسط امانتوں کی شرحیں (علاوہ زیر وارک اپ اور بین الیمینک ڈپازٹس) جون 2019ء کے دوران 10.2 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2019ء میں 10.9 فیصد ہو گئیں۔

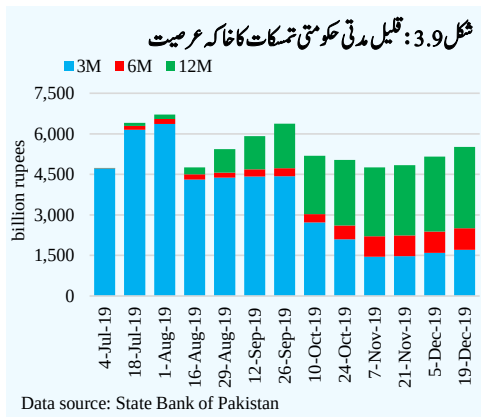


بینکاری نظام میں اس اضافے کی عکاسی اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضوں سے ہوتی ہے کیونکہ حکومت نے جدولی بینکوں کو قرضے واپس کیے۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک سے قرضوں میں یہ خالص اضافہ اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے پاس رکھے ہوئے اپنے ڈپازٹس نکالوا لیے۔ مجموعی لحاظ سے حکومت نے مرکزی بینک کو 285.0 ارب روپے کے ایم آر ٹی بیز واپس کیے (شکل 3.8)۔

جدول 3.2: مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹی بلز نیلامی کا خلاصہ

تاریخ نیلامی	ہدف	عرصیت	پیشکش*	قبولیت
09 اکتوبر 2019ء	1,000.0	2,064.5	2,563.3	883.5
23 اکتوبر 2019ء	600.0	822.1	1,963.8	670.6
06 نومبر 2019ء	600.0	1,174.4	1,513.0	887.8
20 نومبر 2019ء	500.0	175.8	518.3	256.0
04 دسمبر 2019ء	300.0	74.9	1,147.8	398.4
18 دسمبر 2019ء	300.0	125.5	817.71	484.2
مالی سال 20ء - سہ ماہی	3,300.0	4,437.2	8,523.7	3,580.7

* صرف مسابقتی بولی پر
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان



دوسری سہ ماہی کے دوران پوری ہونے والی عرصیتوں کے مقابلے میں مارکیٹ ٹریڈری بلز کے قبل از نیلامی اہداف خاصے پست تھے (جدول 3.2)۔ حکومت نے نیلامی کے اہداف برقرار رکھنے کو ترجیح دی کیونکہ اس سے خط یافت کے مختصر سرے پر قرض گیری لاگت کو کم کرنے کا موقع ملا۔ خاص طور پر پہلی تین نیلامیوں میں حکومت نے سہ ماہی، ششماہی اور 12 ماہی ٹی بلز کی قاطع شروحوں میں بالترتیب 44 بی پی ایس، 55 بی پی ایس اور 106 بی پی ایس کی کردی۔ اس کے نتیجے میں نیلامی میں عرصیتوں کو منہا کر کے قبولیتیں منفی رہیں۔ کم ہوتی شروحوں کے ساتھ چوتھی نیلامی میں جدولی بینکوں کی شراکت میں کمی دیکھی گئی جس کے نتیجے میں حکومت نے سہ ماہی اور 12 ماہی پیپرز کے لیے یافٹوں میں اضافہ کر دیا۔

اس سے نہ صرف ٹی بلز میں مارکیٹ کی دلچسپی بحال ہوئی بلکہ سہ ماہی کی آخری تین نیلامیوں کے دوران عرصیتوں سے زائد قرض گیری میں بھی حکومت کو مدد ملی۔ اس اثنا میں، دوران سہ ماہی قلیل مدتی پیپرز میں حکومت کا خاکہ عرصیت نمایاں طور پر

بڑھ گیا (شکل 3.9)۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام پر واجب الادا ٹی بلز کا تقریباً 70 فیصد سہ ماہی پیپر ز پر مشتمل تھا۔ اختتام دسمبر تک یہ کم ہو کر محض 31 فیصد رہ گیا جبکہ 12 ماہی پیپر ز کا حصہ بڑھ کر 55 فیصد ہو گیا۔ مستقبل میں ٹی بلز کی دیر سے مکمل ہونے والی عرصیتیں بھی بین الینک منڈی میں تغیر پذیری کو محدود کرنے میں مددگار ہوں گی۔

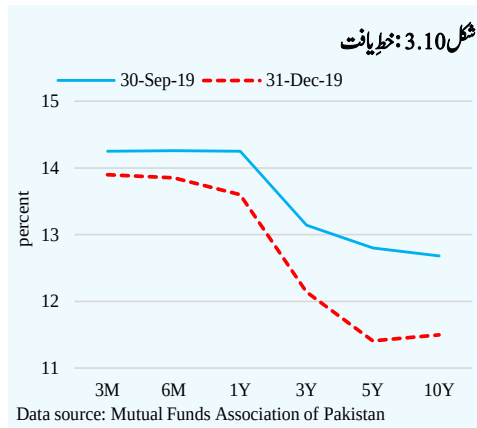
جدول 3.3: پی آئی بی ٹیلائی کا خلاصہ				
ارب روپے میں				
ہدف	عرصیت	پیشکش *	قبولیت	معیین شرح
مالی سال 19ء - سہ 1	150.0	461.1	64.1	20.6
مالی سال 19ء - سہ 2	150.0	0.0	45.3	22.5
مالی سال 20ء - سہ 1	325.0	275.9	2,521.2	963.5
مالی سال 20ء - سہ 2	300.0	255.4	1,003.5	411.4
رواں شرح				
مالی سال 19ء - سہ 1	150.0	-	151.5	108.3
مالی سال 19ء - سہ 2	150.0	-	93.4	-
مالی سال 20ء - سہ 1	400.0	-	334.2	219.4
مالی سال 20ء - سہ 2	150.0	-	468.7	178.6

* صرف مسابقتی بولی پر
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

طویل دورانیہ کے بانڈز کے لیے شرحوں میں بڑی کٹوتیاں

پی آئی بی کے ضمن میں حکومت نے مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 255.4 ارب روپے کی عرصیتوں کے لیے 450.0 ارب روپے (معیین ورواں شرح دونوں) کے ہدف کا تعین کیا تھا (جدول 3.3)۔ معین کوپن پی آئی بی کی صورت میں اگرچہ مارکیٹ کا رد عمل مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں کم تھا تاہم پیشکش اور ہدف کا تناسب اوسطاً 3.3 گنا رہا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ مارکیٹ طویل مدتی تمسکات کو بدستور ترجیح دے رہی ہے۔

تاہم ٹی بلز کی طرح قبولیتیں بھی پست رہیں، جس نے ثانوی بازار میں طویل مدتی بانڈز کی سیالیت کو محدود کر دیا۔ نسبتاً پست رسد اور قریبی مدت میں ریٹ میں کٹوتی کی توقعات سے طویل مدتی بانڈز کی یافت بھی تیزی سے گھٹ گئی۔ اس سے حکومت کو دوران سہ ماہی اپنے قبل از



نیلامی اہداف آسانی سے پورے کرتے ہوئے، 3 سالہ، 5 سالہ، اور 10 سالہ پی آئی بی کے لیے قاطع شرحوں کو بالترتیب 117 پی ایس، 123 پی ایس، اور 120 پی ایس تک کم کرنے میں مدد ملی۔

نتیجتاً، خط یافت مزید نیچے چلا گیا اور یافتیں طویل سرے کی جانب مزید جھک گئیں (شکل 3.10)۔ اس کی دو وجوہات تھیں: (i) طلب کے ضمن میں، مارکیٹ کے فریقوں نے زری پالیسی میں زری کی توقعات کی وجہ سے طویل مدتی بانڈز کے لیے پست

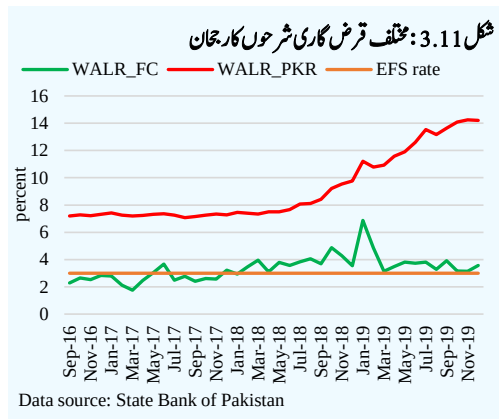
شرحوں پر بولی دینا جاری رکھا، اور (ii) رسد کی جانب، حکومت نے اپنی قرض گیری لاگت کو کم کرنے کے لیے طویل مدتی شرحوں میں فعال طور پر رد و بدل کیا۔

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں کمی کا رجحان برقرار رہا کیونکہ کاروباری ادارے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ کم کرتے اور داخلی مالکاری پر انحصار بڑھاتے رہے (جدول 3.4)۔ یہ رجحان دوران سہ ماہی پست صنعتی پیداوار (بالخصوص بڑے پیمانے کی اشیا سازی) اور درآمدات میں وسیع البنیاد کمی سے ہم آہنگ تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ تمام قرضے جاری سرمائے کے تھے؛ معین سرمایہ کاری قرضوں کے ضمن میں، مینوفیکچرنگ شعبوں (جیسے ٹیکسٹائل اور کھاد) کے قرضے میں اضافے کا اثر نان مینوفیکچرنگ شعبوں، جیسے تعمیرات، بجلی اور ٹرانسپورٹ میں قرضے کی خالص واپسی سے پوری طرح زائل ہو گیا۔

جاری سرمائے کے قرضے

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضے کے اسٹاک میں ہونے والا اضافہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے اضافے کا محض ایک چوتھائی تھا۔ اس رجحان کی وجہ شکر، پیٹرولیم ریفائننگ اور خوردنی تیل کی صنعتوں میں قرضوں کی واپسی کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل اور چاول پروسیسنگ کے شعبوں میں پست قرض گیری تھی۔



برآمدی شعبوں میں بڑھتی ہوئی شعبہ جاتی سرگرمی کے باوجود بینک سے پست مالکاری، اس سال، بالخصوص سیالیت کی بہتر صورت حال کو ظاہر کرتی ہے جس کی وجہ پاکستانی روپے کے لحاظ سے بلند برآمدی مقداریں اور ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس ری فنڈز کا نسبتاً آسانی سے اجراء ہے۔ ان عوامل کی وجہ سے فرمز نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) سے قرض لینے میں دلچسپی نہیں لی، جس میں شرح سود کا فرق بڑھ کر اوسطاً 10.81 فیصد ہو گیا تھا۔ ای ایف ایس کے

تحت لیے جانے والے قرضے کم ہو کر 42.5 ارب روپے رہ گئے جبکہ گزشتہ برس یہ 58.0 ارب روپے تھے۔ اس اثنا میں، کچھ برآمد

کنندگان (ممکنہ طور پر وہ جو ای ایف ایس کے لیے نااہل تھے) نے تجارتی مقاصد کے لیے فارن کرنسی میں (ایف ای 25 ڈپازٹس پر) قرضے لیے کیونکہ اس نوعیت کی مالکاری کی شرحیں تقریباً ای ایف ایس کے مساوی تھیں (شکل 3.11)۔ نتیجتاً برآمد کنندگان اس مالکاری کی طرف مزید مائل ہو گئے؛ غالباً ای ایف ایس کے لیے نااہل فرمز اس رویے کی وجہ تھیں۔

جدول 3.4: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو پہلی ششماہی میں قرضہ*					
بہاؤ ارب روپے میں					
مجموعی قرضے		جاری سرمائے کے قرضے**		معیضہ سرمایہ کاری	
م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
506.7	111.9	469.7	112.8	37.0	-0.8
385.9	122.7	349.8	107.5	36.1	15.1
202.5	112.4	187.4	96.1	15.1	16.3
21.5	38.4	19.7	36.2	1.8	2.2
46.0	26.6	42.9	26.1	3.1	0.6
27.2	10.2	7.5	12.8	19.7	-2.6
6.3	10.4	6.8	3.0	-0.5	7.4
17.0	-0.1	22.1	-0.7	-5.1	0.6
0.9	-6.5	2.3	-4.5	-1.4	-2.0
25.9	-10.3	29.5	-10.7	-3.6	0.4
33.0	-14.2	36.6	-14.3	-3.5	0.1
-59.4	-45.6	-62.3	-41.5	2.9	-4.1
-5.8	13.1	6.9	-2.9	-12.7	15.9
5.8	1.2	2.5	-2.3	3.3	3.4
6.5	5.2	2.0	5.1	4.5	0.0
49.0	21.6	31.3	23.8	17.7	-2.2
10.5	17.2	11.2	21.9	-0.7	-4.7
-6.1	-26.1	6.6	-19.2	-12.7	-6.9
52.2	-38.8	50.5	-28.1	1.7	-10.7
* م س 19ء اور م س 20ء کے اعداد و شمار کا پوری طرح موازنہ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ م س 19ء کی پہلی ششماہی کی رقوم آئی آئی سی 3.1 کی بنیاد پر ہیں جبکہ م س 20ء کی پہلی ششماہی کی رقوم آئی آئی ایس آئی سی 4.0 درجہ بندی پر مبنی ہیں۔ ** بشمول تجارتی مالکاری ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان					

وہ شعبے جنہوں نے اس برس قرضے واپس کرنے کو ترجیح دی، ان میں شکر کا شعبہ نمایاں تھا جس نے بھاری موسمی قرضے واپس کیے۔ اس کے برخلاف آئل ریفائنریوں نے حالیہ شرح سود کے ماحول میں بلند مالی چارجز کے مزید بڑھ جانے کے پیش نظر اپنے منافع کے مارجن کو بچانے کے لیے قرضے واپس کرنے کا فیصلہ کیا۔ بیننس شیٹ کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

بیشتر فہرستی آئل ریفائنریوں کی مالکاری لاگت ان کی آپریشنل لاگت سے بھی بڑھ چکی ہے۔ یاد رہے کہ ضوابطی تبدیلیوں اور ملک میں کمرشل ٹرانسپورٹ سرگرمی میں درآمدات کی بنا پر سکڑاؤ کی وجہ سے ریفائننگ کا شعبہ پہلے ہی نقد رقوم کے بہاؤ میں شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ تھرمل بجلی کی پیداوار میں فرنس آئل کے استعمال پر پابندیوں کی وجہ سے ریفائنریوں کو اپنے پاس فرنس آئل کے بڑھے ہوئے ذخائر کا مسئلہ درپیش جس نے ان کی آپریشنل سرگرمی کو محدود کر دیا (باب 5)۔

اس برس کھاد کے شعبے میں سیالیت کی صورت حال نسبتاً بہتر تھی کیونکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں شعبے کا سیلزیونیو گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں 2.1 ارب روپے زائد تھا۔ اس ضمن میں دسمبر 2018ء کے دوران 1.3 ملین میٹرک ٹن پوریائی فروخت نے کھاد کا استعمال بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس بہتری کے ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے نے گزشتہ برس کے 22.1 ارب روپے کی قرض گیری کے مقابلے میں 0.7 ارب روپے کے قرضے واپس کیے۔

اس کے برعکس، گاڑیوں کے اسمبلروں نے بینک کی مالکاری پر اپنا انحصار بڑھا دیا۔ گاڑیوں کے فروخت نہ ہونے والے ذخیرے کی وجہ سے نقد رقوم کے بہاؤ کی دشواریوں پر قابو پانے کے لیے اسمبلروں نے اپنی آپریشنل سرگرمیوں کے لیے بینکوں سے بھاری قرضے لیے۔ حالیہ مندی کے رجحان سے پہلے یہ شعبہ بینکوں سے بہت کم قرضے لیتا تھا اور اپنے جاری سرمائے کی بیشتر ضرورت صارفین کی جانب سے کی گئی پیشگی ادائیگیوں سے پوری کرتا تھا۔

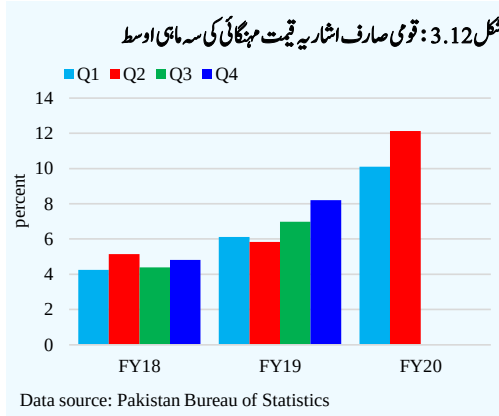
نان مینوفیکچرنگ کاروبار میں بجلی کے شعبے میں قلیل مدتی قرض گیری نمایاں تھی۔ مالی سال 2020ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس اضافے کی بڑی وجہ ایک اہم آئی پی پی کی جاری سرمائے کی ضرورت کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی نمایاں اضافہ درج کیا گیا، جس کی قلیل مدتی قرض گیری مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 21.9 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ گزشتہ برس یہ 11.2 ارب روپے تھی۔ یہ بنیادی طور پر گہرے سمندر کے ایک پورٹ آپریٹر کی جانب سے لیے گئے قرضوں کو ظاہر کرتی ہے، جو اپنے آپریشنز کو جدید بنارہا ہے۔

معین سرمایہ کاری قرضے

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران معین سرمایہ کاری میں 0.8 ارب روپے کی معمولی کمی آئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 37.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا، کیونکہ تعمیرات اور توانائی کے شعبوں میں قرضوں کی خالص واپسی سے اشیاء سازی کے کاروبار، بالخصوص ٹیکسٹائل اور کھاد میں قرض گیری کا اثر زائل ہو گیا۔

مبوسات کے زمرے میں چین کے پیچھے ہٹنے کے بعد ٹیکسٹائل فرمز نے شرح مبادلہ کی تشکیل نو اور اہم منڈیوں (چین اور یورپ) میں بہتر مواقع سے استفادے کے لیے اپنی جگہ بنانے کا عمل جاری رکھا۔ برآمدی منصوبوں کے لیے ٹیکسٹائل فرموں نے اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت 5 فیصد کی منافع بخش شرحوں سے فائدہ اٹھایا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی مجموعی معین سرمایہ کاری قرض گیری کا تقریباً 95 فیصد ایل ٹی ایف ایف قرضوں پر مشتمل تھا، جبکہ گذشتہ سال یہ 77.5 فیصد تھا۔

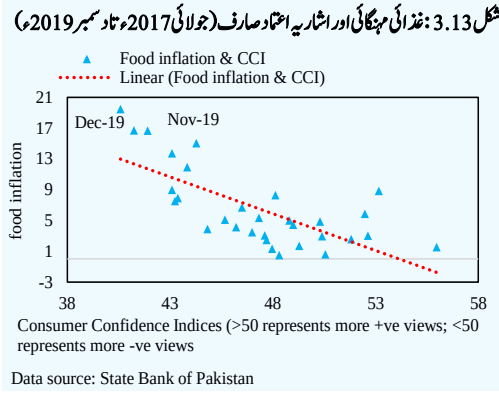
3.4 مہنگائی



غذائی اشیاء کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے بعد، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معیشت میں مجموعی مہنگائی کا دباؤ مسلسل چوتھی سہ ماہی میں بڑھتا رہا (شکل 3.12)۔ دوران سہ ماہی قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 12.1 فیصد پر آگئی کیونکہ شہری و دیہی علاقوں میں غذائی اشیاء کی رسد میں تعطل آیا۔ مزید برآں، گوکہ درآمدی غذائی اشیاء کی قیمتیں گذشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں حد تک بلند رہیں لیکن اہم غذائی اشیاء (خوردنی تیل اور شکر) کی ٹرانسپورٹ

لاگت اور سیلز ٹیکس میں اضافے نے غذائی مہنگائی پر اضافی دباؤ ڈالا۔ اگرچہ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں استحکام دیکھا گیا تاہم نہ صرف یہ گذشتہ برس کی دوسری سہ ماہی کی سطح کے تقریباً برابر رہا بلکہ پچھلی سہ ماہی سے بھی کم ہوا۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں یہ استحکام معیشت میں کمزور طلب اور مہنگائی کی توقعات کے قابو میں ہونے کی توثیق کرتا ہے۔

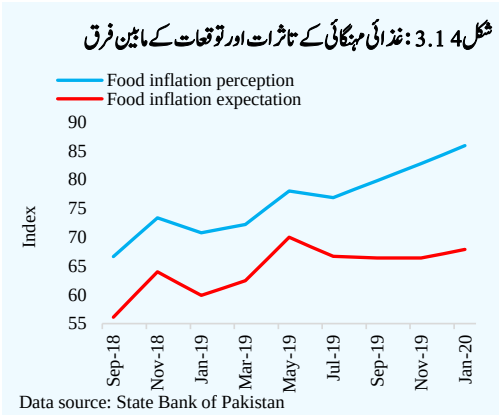
بہر حال صارفین کی کھپت کی باسکٹ میں شہری اور دیہی صارفین کا حصہ بالترتیب 36.8 فیصد اور 46.0 فیصد ہونے کی بنا پر غذا کی بڑھتی قیمتوں نے صارفی اعتماد کو مغلوب رکھا (شکل 3.13)۔ اپنی قوت خرید کو قائم رکھنے کی کوشش میں، گھرانوں کے لیے موجودہ وقت میں گاڑیوں، پائیدار گھریلو اشیاء اور نئے مکانات کی خریداری دشوار تھی، جیسا کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کیے گئے آئی بی اے ایس بی پی سروے کے تمام ادوار میں دیکھا گیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہر دور میں مجموعی اعتماد صارف کمزور ہوتا دکھائی دیا۔



تاہم، غذائی اور مجموعی مہنگائی کے حوالے سے گھرانوں کی توقعات میں ایک امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی موسمی نوعیت کی وجہ سے مہنگائی کی توقعات خاصی مستحکم رہیں۔ اہم امر یہ ہے کہ اگرچہ جولائی 2019ء کے سروے کے دور سے اب تک گھرانوں کی غذائی قیمتوں کے تاثرات (جو گزشتہ 6 مہینوں کے مقابلے میں حالیہ غذائی قیمتوں کے بارے میں ان کے نقطہ نظر کو ظاہر کرتے ہیں) میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے تاہم اگلے 6 مہینوں کے لیے ان کی غذائی قیمت کی توقعات میں زیادہ تر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی (شکل 3.14)۔

غذائی مہنگائی

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی سے بڑھنے والی غذائی مہنگائی مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں 8 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ شہری



صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی باسکٹ میں 36.8 فیصد وزن اور دیہی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی باسکٹ میں 46.0 فیصد وزن کے ساتھ دوران سہ ماہی غذائی قیمت میں ہونے والا اضافہ ایک اہم پالیسی چیلنج بن کر ابھرا (جدول 3.5)۔ زری پالیسی کے تناظر میں، ان قیمتوں میں مستقل اضافے کی وجہ سے ممکنہ طور پر گھریلو خدمات کی اجرت میں تیز اضافے سے اجرت و قیمت کے چکر کو مہمیز مل سکتی ہے۔ مالیاتی پالیسی کے تناظر میں بھی غذائی قیمتوں میں مستقل اضافے کے ضمن میں اعانت پر

مبنی رد عمل اور اس سے منسلک سیاسی چیلنجز اخراجات پر کنٹرول کی جاری کاوشوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مارکیٹ کے احساسات کو بہتر بنانے کے لیے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے اگلے موسم میں (زیر کاشت رقبے میں اضافے کے لیے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کے ضمن میں) صرف گندم کی اعانتی قیمت کو ہی نہیں بڑھایا، بلکہ ٹڈی دل کے حملے سے آئندہ گندم اور چھوٹی فصلوں کو بچانے کے لیے اضافی فنڈنگ بھی مختص کی۔ مزید برآں، یوٹیلیٹی اسٹورز کے نیٹ ورک کے ذریعے حکومت نے 15.0 ارب روپے کی غذائی سبسڈی بھی فراہم کی۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

جدول 3.5: اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور تناسب											
دہلی			شہری			اٹلی			وزن		
دوسری سہ ماہی			دوسری سہ ماہی			دوسری سہ ماہی			دوسری سہ ماہی		
م 19ء	م 20ء	تناسب*	م 19ء	م 20ء	تناسب*	م 19ء	م 20ء	تناسب*	م 19ء	م 20ء	تناسب*
12.8	12.8	5.0	11.3	5.5	100.0	11.6	11.6	6.4	11.0	6.3	100.0
7.4	18.7	0.5	15.5	1.6	40.9	5.0	17.4	0.8	14.8	1.6	30.4
0.5	17.2	3.4	13.3	3.5	3.5	0.1	15.3	3.9	12.5	3.8	0.6
0.5	16.8	2.8	14.1	3.7	3.4	0.4	14.5	2.2	12.2	3.2	3.0
0.4	51.1	-29.1	37.4	-27.3	0.7	0.2	53.7	-25.3	39.8	-22.4	0.4
0.8	152.9	-58.2	112.7	-45.8	0.9	0.6	150.7	-55.1	109.6	-42.7	0.6
0.8	179.2	-48.0	64.3	-23.9	0.5	0.6	187.1	-51.4	62.4	-28.1	0.3
1.0	48.8	-14.0	30.1	-5.3	2.1	0.8	51.0	-17.7	28.2	-5.0	1.5
0.5	32.7	0.8	34.2	-0.8	2.0	0.3	32.0	0.2	33.1	-1.7	1.1
1.0	9.8	7.8	9.1	8.1	9.5	0.7	9.2	5.3	8.9	5.0	8.0
0.4	12.9	11.0	11.3	10.6	2.8	0.3	13.1	5.6	13.0	5.0	2.2
1.2	6.1	8.1	4.5	8.5	18.5	2.5	9.1	8.8	8.7	7.9	27.0
0.5	15.4	9.1	6.0	9.8	3.4	0.7	15.4	9.1	6.0	9.8	4.6
n.a	n.a	n.a	n.a	n.a	n.a	0.7	54.8	38.6	79.9	19.3	1.1
0.5	12.3	6.9	12.1	6.2	3.5	0.3	10.9	6.5	11.2	6.2	2.3
0.8	13.3	17.4	14.9	17.5	5.6	1.0	16.0	19.0	17.2	19.3	6.1
0.5	18.5	25.1	19.7	27.6	2.5	0.6	18.3	25.8	19.8	27.8	2.9
0.0	1.8	2.3	1.9	2.2	2.0	0.1	5.2	2.3	5.4	2.1	2.4
0.1	5.2	7.1	5.2	7.4	2.1	0.4	6.3	11.2	6.6	12.7	4.9
0.5	8.3	4.9	7.9	5.6	6.2	0.4	5.0	6.2	5.1	6.0	7.4

وزن = وزن اور تناسب = دوسری سہ ماہی کے لیے تناسب

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس تناظر میں اور دوسری سہ ماہی میں ہونے والی پیش رفتوں کا تفصیلی تجزیہ پیش کرنے سے پہلے تین پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے۔ اول، مالی سال 19ء میں روپے کی قدر میں کمی موٹرفیول کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، اور لازمی اشیاء (مثلاً شکر اور خوردنی تیل) پر سیلز ٹیکس کا بڑھنا، غذائی قیمتوں میں وسیع البنیاد اضافے کی اہم وجہ بن گیا۔ آگے چل کر اگر پالیسی میں مزید تبدیلی نہ ہوئی تو ان اقدامات کی افادیت غذائی مہنگائی کے لیے زائل ہو جائے گی۔

دوم، دوران مدت گندم اور گندم کے آٹے کے حوالے سے محسوس ہوتا ہے کہ سٹے بازی نے مارکیٹ کو اپنے گھیرے میں لے لیا، کیونکہ ملک میں کافی ذخائر دستیاب تھے۔ سوم، تلف پذیر اشیا کی رسد میں تعطل نے اہم کردار ادا کیا، جو موسمی اور عارضی نوعیت کی تھی۔

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ حکومت کو غذائی قیمتوں میں بہت زیادہ تغیر پذیری پر قابو پانے کے لیے معلومات کا بروقت بہاؤ اور طلب اور رسد میں فرق کے امکان کا پہلے سے اندازہ کرنے کے لیے مؤثر انتخابی نظام بنانا انتہائی اہم ہے۔ جب تک معلومات کا فرق ختم نہیں ہو گا ملکی غذائی قیمتیں موسمی زرع پیداوار کی زد میں رہیں گی (تفصیلات کے لیے دیکھیے ایس بی پی اسٹاف نوٹ، 20/2، 2020ء)⁴۔

i بلند ٹرانسپورٹ لاگت، محاصل کے حوالے سے مالیاتی اقدامات اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں غذائی باسکٹ کی قیمتوں میں وسیع البینا اضافہ ہوا

جیسا کہ شہری و دیہی دونوں علاقوں کے ہیٹ میپ میں بیان کیا گیا ہے (شکل 3.15)، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام تک بیشتر ذیلی اشاریوں سے مہنگائی کے دباؤ میں انتہائی شدت آگئی۔ اگرچہ تلف پذیر اشیا کی قیمتوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ ہوا، تاہم بعض غیر تلف پذیر اشیا، جیسے دالیں، خوردنی تیل، مسالے اور غلے کی قیمتیں بھی صارفین کی جیب پر بوجھ بن گئیں۔ دیہی علاقوں میں قیمت میں بھی رجحان دکھائی دیا۔

گذشتہ چند مہینوں کے دوران کیے گئے کئی پالیسی اقدامات کو غذائی مہنگائی کی وسیع البینا نوعیت کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اول، روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے درآمدی غذائی اشیا (جیسے دالیں، خوردنی تیل اور مسالے) کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ فارم کے درآمدی خام مال (بالخصوص کھاد) کی قیمتیں گذشتہ برس کے مقابلے میں بلند رہیں۔ دوم، محاصل بڑھانے کے اقدامات، جن میں شکر اور خوردنی تیل پر سبزی ٹیکس میں اضافہ شامل ہے، اور سگریٹ پر ایف ای ڈی میں نمایاں اضافے نے ان اشیا کی قیمتوں کو بڑھایا۔ سوم، ڈیزل اور پٹرول کی بلند قیمتوں اور ایکسل لوڈ مینجمنٹ کے نفاذ نے خوردہ منڈیوں میں غذائی اشیا کی ٹرانسپورٹ لاگت کو بڑھادیا۔

جیسا کہ شکل 3.16 میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مختلف شہروں میں غذائی قیمتوں میں کافی فرق تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر مقامی رسد کی قلت اور فارمز / داخلے کے مقامات (انٹری پوائنٹس) سے لے کر خوردہ منڈیوں تک نقل و حمل کی لاگت (اینڈ ہن کی بلند قیمتوں اور ایکسل لوڈ دونوں میں) کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔

⁴ اسحاق خالد اور صاحبزادہ (اپریل 2020ء) "پاکستانی غذائی منڈی میں قیمتوں کے استحکام کا طریقہ کار: مسائل اور ممکنہ دشواریوں کی تلاش" ایس بی پی اسٹاف نوٹ 20/2۔

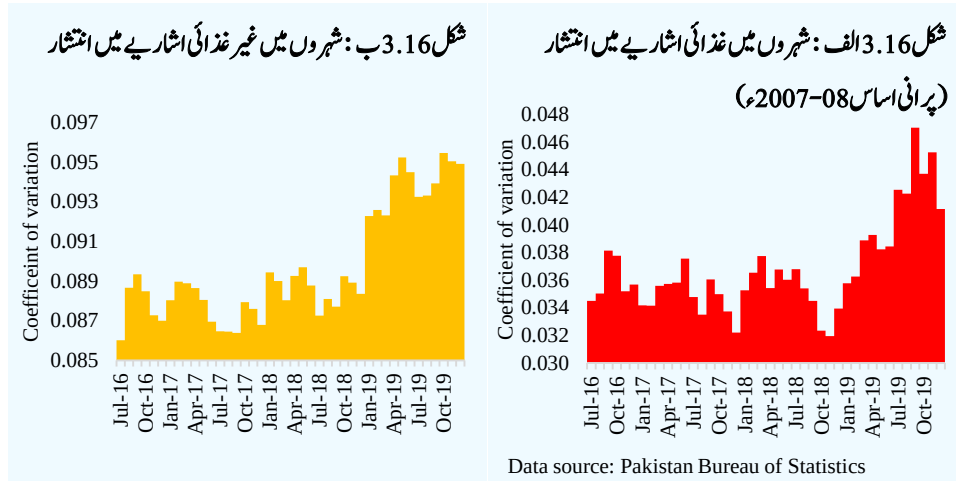
(<http://www.sbp.org.pk/publications/staffNotes.htm>)

دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

شکل 3.15: الف: ہیٹ میپ - سال بیل شہری مہنگائی															وزن	دسمبر 18ء	جنوری 19ء	فروری 19ء	مارچ 19ء	اپریل 19ء	مئی 19ء	جون 19ء	جولائی 19ء	اگست 19ء	ستمبر 19ء	اکتوبر 19ء	نومبر 19ء	دسمبر 19ء																
غذائی اشاریہ	36.8	0.6	2.6	5.9	8.8	8.3	9.0	7.5	7.9	11.9	15.0	13.7	16.6	16.7	4.5	-29.7	-15.3	6.8	27.6	25.4	29.7	14.3	5.4	13.3	27.2	35.9	66.0	76.4																
تلف پذیر غذائی اشیاء	26.0	5.3	4.9	5.7	6.5	6.0	6.3	6.5	8.1	12.5	14.4	11.1	10.8	10.8	1.9	0.2	-13.6	-4.1	1.7	2.1	-7.1	-12.4	-6.6	50.0	52.0	-0.3	-13.0	-11.5																
غیر تلف پذیر غذائی اشیاء	1.9	0.2	-13.6	-4.1	1.7	2.1	-7.1	-12.4	-6.6	50.0	52.0	-0.3	-13.0	-11.5	0.7	2.6	4.2	4.1	7.7	8.8	12.2	15.1	16.9	18.6	19.0	18.7	22.8	21.7																
دالیں	0.7	2.6	4.2	4.1	7.7	8.8	12.2	15.1	16.9	18.6	19.0	18.7	22.8	21.7	1.4	0.7	-1.7	-1.1	0.0	11.0	24.5	0.6	9.7	8.2	6.7	5.4	7.9	9.1																
تازہ پھل	1.4	0.7	-1.7	-1.1	0.0	11.0	24.5	0.6	9.7	8.2	6.7	5.4	7.9	9.1	1.3	14.0	16.3	17.7	17.3	18.7	19.8	20.3	18.9	21.9	20.5	18.1	19.2	17.6																
مصالحہ جات	1.3	14.0	16.3	17.7	17.3	18.7	19.8	20.3	18.9	21.9	20.5	18.1	19.2	17.6	2.9	-42.1	-23.3	10.8	47.2	34.8	32.4	23.3	2.1	13.3	34.5	47.5	92.5	118.3																
سبزیاں	2.9	-42.1	-23.3	10.8	47.2	34.8	32.4	23.3	2.1	13.3	34.5	47.5	92.5	118.3	4.9	2.7	2.4	2.2	2.5	2.4	5.1	6.0	7.7	7.9	9.8	9.2	12.9	13.9																
اناج	4.9	2.7	2.4	2.2	2.5	2.4	5.1	6.0	7.7	7.9	9.8	9.2	12.9	13.9	2.2	6.8	8.1	8.6	8.8	12.3	12.1	12.4	13.9	18.4	19.3	18.0	16.0	16.5																
خوردنی تیل	2.2	6.8	8.1	8.6	8.8	12.3	12.1	12.4	13.9	18.4	19.3	18.0	16.0	16.5	5.5	4.8	4.5	4.5	5.4	5.6	5.1	5.2	6.1	5.8	6.3	6.2	6.6	6.2																
تیار غذائی اشیاء	5.5	4.8	4.5	4.5	5.4	5.6	5.1	5.2	6.1	5.8	6.3	6.2	6.6	6.2	2.4	8.2	8.7	8.6	8.9	8.1	10.5	11.1	11.8	12.2	12.6	13.5	13.2	13.5																
گوشت (گوشت، مچھلی)	2.4	8.2	8.7	8.6	8.9	8.1	10.5	11.1	11.8	12.2	12.6	13.5	13.2	13.5											>20																			
															<5			5 to 10			10 to 15			15-20			>20																	
شکل 3.15: ب: ہیٹ میپ - سال بیل دیہی مہنگائی															وزن	دسمبر 18ء	جنوری 19ء	فروری 19ء	مارچ 19ء	اپریل 19ء	مئی 19ء	جون 19ء	جولائی 19ء	اگست 19ء	ستمبر 19ء	اکتوبر 19ء	نومبر 19ء	دسمبر 19ء																
غذائی اشاریہ	45.9	0.5	1.8	5.2	9.3	9.3	9.7	9.1	9.3	12.6	15.0	14.6	19.3	19.7	5.8	-33.4	-21.5	-2.4	30.2	24.7	27.6	14.7	12.1	17.3	26.1	34.3	73.9	89.3																
تلف پذیر غذائی اشیاء	5.8														35.1	5.6	4.3	5.2	6.4	7.1	7.3	8.0	8.2	11.4	12.3	10.6	12.0	12.0																
غیر تلف پذیر غذائی اشیاء	35.1	5.6	4.3	5.2	6.4	7.1	7.3	8.0	8.2	11.4	12.3	10.6	12.0	12.0	2.0	7.6	-14.2	-5.9	1.6	4.0	-7.4	-6.4	-9.3	37.3	42.1	4.4	-10.4	-13.9																
ڈیری (مرغی، انڈے)	2.0	7.6	-14.2	-5.9	1.6	4.0	-7.4	-6.4	-9.3	37.3	42.1	4.4	-10.4	-13.9	1.1	2.6	2.6	5.3	6.1	11.4	13.9	16.3	17.8	19.9	18.1	19.5	23.9	23.7																
دالیں	1.1	2.6	2.6	5.3	6.1	11.4	13.9	16.3	17.8	19.9	18.1	19.5	23.9	23.7	1.5	-3.8	-2.3	-5.6	-0.4	13.9	17.6	3.6	15.9	14.7	10.7	6.7	13.2	21.5																
تازہ پھل	1.5	-3.8	-2.3	-5.6	-0.4	13.9	17.6	3.6	15.9	14.7	10.7	14.7	10.7	13.2	1.5	15.5	16.1	14.9	17.2	15.4	15.2	11.5	13.4	13.7	11.1	14.7	22.1	22.1																
مصالحہ جات	1.5	15.5	16.1	14.9	17.2	15.4	15.2	11.5	13.4	13.7	11.1	14.7	10.7	13.2	2.1	-34.1	-19.1	-10.5	34.5	24.9	26.8	17.0	9.8	20.1	34.7	42.2	80.2	80.2																
سبزیاں	2.1	-34.1	-19.1	-10.5	34.5	24.9	26.8	17.0	9.8	20.1	34.7	42.2	80.2	80.2	8.5	4.2	3.3	3.7	4.6	5.0	8.5	9.9	9.4	9.2	10.7	10.5	17.4	17.8																
اناج	8.5	4.2	3.3	3.7	4.6	5.0	8.5	9.9	9.4	9.2	10.7	10.5	17.4	17.8	3.0	9.5	9.2	9.8	8.1	9.0	9.1	9.7	14.0	16.8	17.9	17.8	17.5	19.1																
خوردنی تیل	3.0	9.5	9.2	9.8	8.1	9.0	9.1	9.7	14.0	16.8	17.9	17.8	17.5	19.1	3.8	7.2	7.3	6.6	6.1	6.4	5.1	4.6	7.0	7.8	7.8	7.7	8.4	8.1																
تیار غذائی اشیاء	3.8	7.2	7.3	6.6	6.1	6.4	5.1	4.6	7.0	7.8	7.8	7.7	8.4	8.1	2.0	9.5	10.3	12.6	12.0	14.0	12.0	13.0	12.5	11.3	12.1	12.7	12.0	12.2																
گوشت (گوشت، مچھلی)	2.0	9.5	10.3	12.6	12.0	14.0	12.0	13.0	12.5	11.3	12.1	12.7	12.0	12.2											>20																			
															<5			5 to 10			10 to 15			15-20			>20																	
																														ڈیٹا کا مخدع: پاکستان دفتر شماریات														

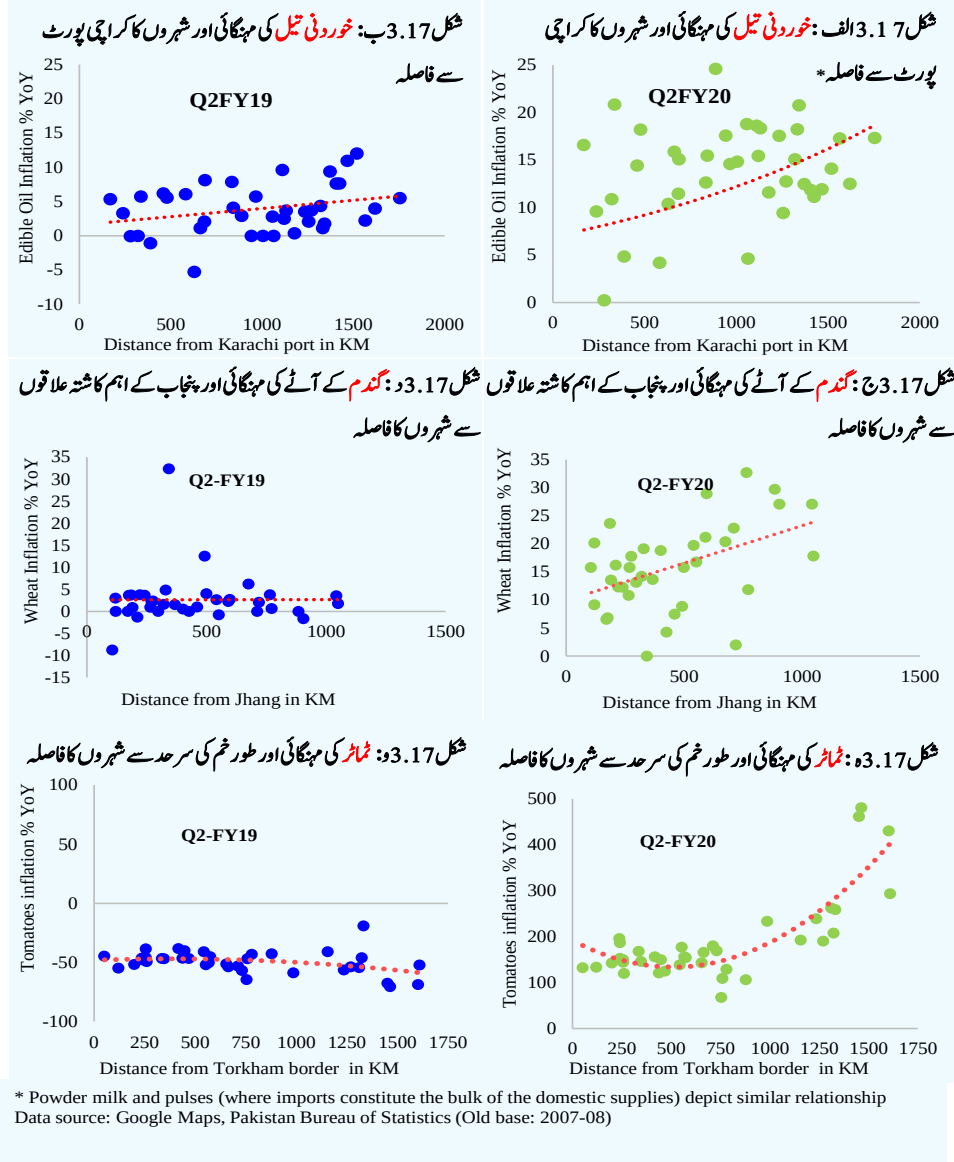
ڈیٹا کا مخذ: پاکستان دفتر شماریات

خاص طور پر زیادہ تر غیر تلف پذیر اشیا (مثلاً دالیں، خوردنی تیل، خشک دودھ وغیرہ) کراچی کی بندرگاہ پر آتی ہیں۔ اگر ہم دوران سہ ماہی خوردنی تیل کی مہنگائی اور ہر شہر کا کراچی سے فاصلہ ناپیں تو ہمیں ایک نمایاں مثبت رجحان دکھائی دے گا (شکل 3.17 الف)۔ ایسا رجحان گزشتہ برس دکھائی نہیں دیا تھا (شکل 3.17 ب)۔ اسی طرح، تلف پذیر اشیا (بالخصوص ٹماٹر)، جو پاکستان نے ملکی قلت پر قابو پانے کے لیے افغانستان سے درآمد کیں، کی صورت میں ہر شہر کے طور خم کی سرحد سے فاصلے اور علاقائی مہنگائی کے مابین مثبت رجحان دیکھا جاسکتا ہے (شکل 3.17 ہ)۔ آخراً، ایسا ہی مثبت رجحان پنجاب کے گندم اگانے والے شہروں کے فاصلے اور گندم کی مہنگائی کے مابین دیکھا جاسکتا ہے (شکل 3.17 ج)۔

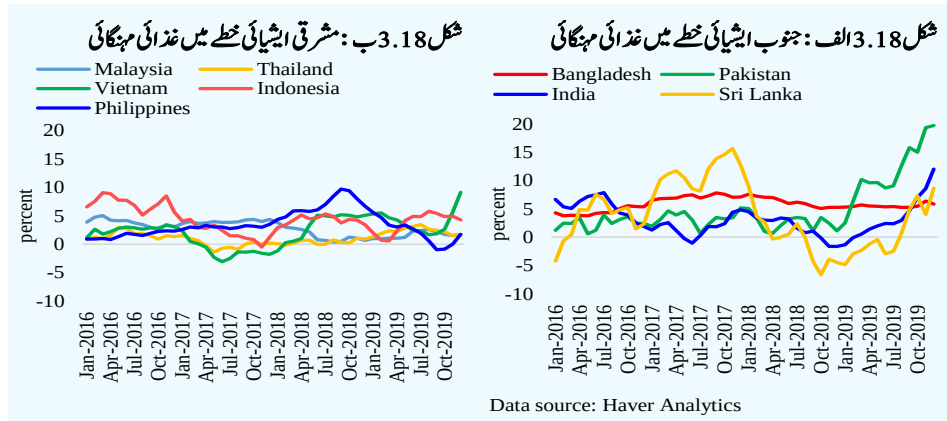


ii تجارتی رکاوٹوں اور سٹے بازی نے رسد میں عارضی تعطل کے اثرات کو بڑھا دیا

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران سبزیوں کی قیمتوں میں اضافہ علاقائی معاملہ تھا کیونکہ موسمی دھچکوں (بلند درجہ حرارت اور اچانک شدید بارشوں) نے بھارت میں فصل کی کٹائی کو نقصان پہنچایا، جو خطے میں پیاز، ٹماٹر اور آلو کا سب سے بڑا پیداوار اور درآمد کنندہ ہے۔ تاہم ممالک قیمت میں اضافے پر قابو پانے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ستمبر 2019ء میں بھارت نے پیاز اور ٹماٹر کی برآمدات پر واضح پابندی عائد کر دی؛ اس نے مصر، ترکی، افغانستان اور ایران سے پیاز درآمد کرنے کے خصوصی انتظامات بھی کیے۔ اسی طرح بنگلہ دیش نے پیاز کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے اسے میانمار، چین، ترکی اور مصر سے بذریعہ ہوائی جہاز منگوانے کا انتظام کیا۔



تاہم پاکستان میں غذائی فصلوں میں پیداواری نقصانات نسبتاً محدود تھے۔⁵ آلو، پیاز اور ٹماٹر کی پیداوار خاصی مستحکم تھی،⁶ جبکہ 2019ء میں گندم کی پیداوار میں ہونے والی کمی گزشتہ موسم کے مقابلے میں محض 3.2 فیصد تک محدود تھی۔ تاہم، گندم کی منڈی میں سٹے بازی، حکومتی ایجنسیوں کی جانب سے پست خریداری اور سندھ میں ٹماٹر اور پیاز کی کٹائی میں تاخیر نے ملکی مارکیٹ میں قیمت کے دباؤ کو مہمیز دی۔ یہ دباؤ تاہم غذائی اشیاء کے لیے درآمدی رکاوٹوں اور قیمتوں کے کنٹرول کے مجموعی نظام میں ساختی کمزوریوں کی وجہ سے طویل ہو کر شدت اختیار کر گیا (تفصیل کے لیے دیکھیے ایس بی پی اسٹاف نوٹ، 20/2، 2020ء)۔ نتیجتاً خاصی حد تک اچھی زرعی پیداوار کے باوجود جولائی تا دسمبر 2019ء کی مدت میں علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں غذائی مہنگائی سب سے زیادہ ہو گئی (شکل 3.18)۔



ٹماٹر کے ضمن میں، بوائی کے موسم کی بے وقت بارشوں نے سندھ میں سرمائے پہلے کی کاشت کا صفایا کر دیا اور کٹائی میں تاخیر کا سبب بنی جو اکتوبر کے قریب مارکیٹ میں آنے کی توقع تھی۔ رسد سکڑنے کی وجہ سے وسط اکتوبر میں قیمتیں بڑھنا شروع ہو گئیں۔ پیاز کے حوالے سے ابتدائی طور پر ملکی قیمتوں پر پڑنے والے اثرات علاقائی معاملات سے منسلک تھے تاہم فصل کے تخمینے اور تجارتی اعداد و شمار مارکیٹ کی حرکیات کو سمجھنا مشکل بنا دیتے ہیں۔ پہلے بھارت نے پیاز کی پیداوار میں بہت زیادہ کمی کے بعد ستمبر 2019ء میں درآمدات پر پابندی عائد کر دی۔ اس کے نتیجے میں جنوب ایشیائی خطے میں قیمتیں تیزی سے بڑھیں اور جب ان منڈیوں نے چینی اقسام پر نظر دوڑانا شروع کی تو چین میں بھی پیاز کی قیمت بڑھ گئی۔

⁵ مالی سال 20ء کے لیے چھوٹی فصلوں کے سرکاری اعداد و شمار اس رپورٹ کے لکھنے کے وقت دستیاب نہیں تھے۔

⁶ مالی سال 19ء کے دوران آلو کی فصل میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 6.45 فیصد نمو ہوئی، جبکہ ٹماٹر اور پیاز کی نمو بالترتیب منفی 1.9 اور منفی 0.2 فیصد کے ساتھ کم و بیش مستقل رہی (ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت، رینج ورکنگ پیپر 2019-20ء)۔

یہ واضح نہیں کہ ان حالات سے پاکستان کس طرح متاثر ہوا۔ صوبائی غذائی حکام کے تخمینوں کے مطابق پاکستان میں اس برس پیاز کی وافر فصل ہوئی۔ اس کے باوجود مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پیاز کی قیمتیں 150 فیصد سال بسال سے زیادہ بڑھ گئیں۔ اکتوبر اور نومبر 2019ء میں تقریباً 72000 میٹرک ٹن برآمدات کو اس اضافے کی ایک وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم اس مقدار سے پورے سال کا حساب نکالیں تو یہ ملکی پیاز کی سالانہ پیداوار کے 20 فیصد کے مساوی ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ بات بھی اتنی ہی اہم ہے کہ ملک نے ان ہی مہینوں میں اس مقدار کا تقریباً نصف (یعنی 36000 میٹرک ٹن) درآمد کیا۔ مزید برآں، بھارت اور پاکستان کے مابین رسمی تجارت نہ ہونے کے باوجود، ان دونوں ممالک میں پیاز کی گرانی میں یہ مضبوط ارتباط بھی ایک معرہ ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے ایس بی پی اسٹاف نوٹ، 20/2، 2020ء)۔

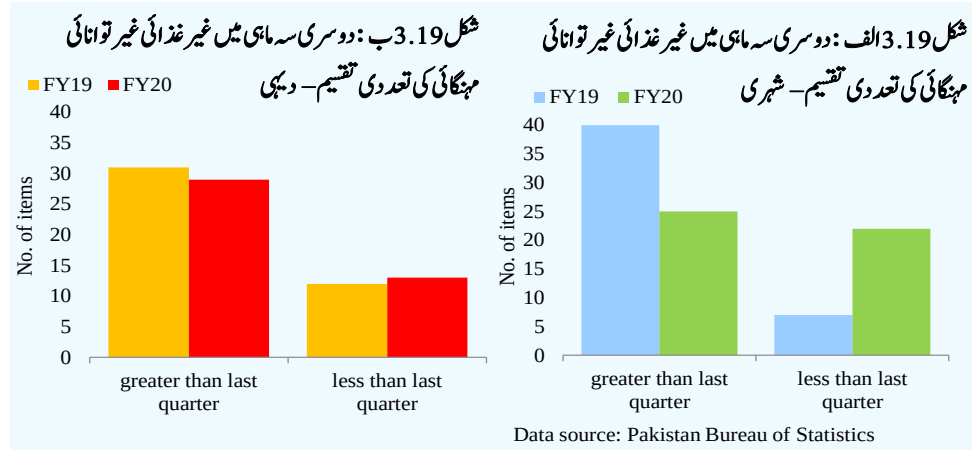
جہاں تک گندم اور گندم کے آٹے کا تعلق ہے، 2019ء کے خریداری کے موسم (یعنی وسط اپریل) کے آغاز سے ہی ان کی قیمتیں بڑھتی رہی تھیں۔ فصل کی قلت، حکومتی ایجنسیوں کی جانب سے محدود خریداری، کم ہوتے آپریشنل ذخائر، جاری برآمدات اور درآمدات پر پابندی، ان سب نے مل کر گندم کی منڈی میں سٹے بازی کو ہوا دی۔⁷ ستمبر 2019ء میں حکومت نے گندم کی برآمدات پر واضح پابندی عائد کر دی تاکہ ملکی قیمتوں پر دباؤ کم کرنے میں مدد مل سکے۔ مزید برآں، طلب و رسد کا فرق ختم کرنے کے لیے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے خریداری کی صوبائی ایجنسیوں کو متعدد بار گندم کے ذخائر منڈی میں بھیجنے کی تاکید کی۔ تاہم نجی تاجر اپنی جگہ اڑے رہے؛ پنجاب حکومت کی جانب سے گندم کی بین الصوبائی نقل و حرکت پر پابندی کے حوالے سے میڈیا کی رپورٹوں نے بھی سٹے بازی کو تیز کر دیا۔ نتیجتاً، دسمبر 2019ء کے اختتام پر گندم کی 10 کلوگرام کی خردہ قیمت 426.3 روپے تک پہنچ گئی، جبکہ آٹے کی خردہ قیمت بڑھ کر 463.9 روپے فی 10 کلوگرام ہو گئی۔

قوزی مہنگائی کا دباؤ کم ہو گیا

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شہری علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا دباؤ کم ہو گیا، جبکہ دیہی مہنگائی میں معمولی اضافے کا رجحان دکھائی دیا۔ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں تقریباً نصف اشاریوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران شہری علاقوں کے مقابلے میں پست مہنگائی درج کی گئی (شکل 3.19)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معاشی استحکام

⁷ 2019ء کے دوران گندم کی پیداوار 24.3 ملین میٹرک ٹن درج کی گئی۔ گندم کی مجموعی دستیابی کا تخمینہ 28 ملین میٹرک ٹن تھا، جس میں باقی ماندہ 3.8 ملین میٹرک ٹن کا ذخیرہ شامل تھا۔ اس کے مقابلے میں قومی ضرورت 26.9 ملین میٹرک ٹن تھی۔

کے اقدامات (جس میں شرح سود میں اضافہ، مالیاتی یکجائی اور شرح مبادلہ کو مبادیات کے ساتھ منسلک کرنا شامل ہیں) بڑے پیمانے پر موثر ثابت ہوئے ہیں۔

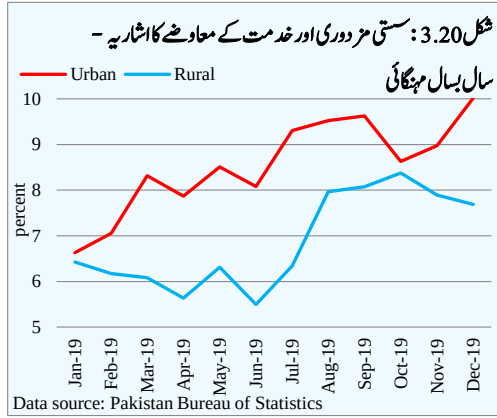


جزوار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ شہری علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں مکان کے کرائے اور تعلیم نے نمایاں کردار ادا کیا۔ تعلیم میں، مہنگائی کی نمایاں کمی نجی اسکولوں اور کوچنگ سینٹروں کی فیس کے باعث ہوئی۔ ستمبر 2019ء میں اسکولوں کی فیس کو 2017ء کی سطح پر واپس لانے کے سپریم کورٹ کے فیصلے کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جس میں فیسوں میں سالانہ زیادہ سے زیادہ 5 فیصد اضافہ مقرر کیا گیا تھا۔

غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اشیاء کے اشاریے نے دوہندسی مہنگائی درج کی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اضافہ موثر فیول کی قیمتوں اور ایکسل لوڈ مینجمنٹ کے جزوی اثر کی نمائندگی کرتا ہے، جس نے ملک میں ٹرانسپورٹ کی مجموعی لاگت میں اضافہ کر دیا۔ مزید برآں، 2019-20ء کے بجٹ میں محاصل بڑھانے کے اقدامات نے بھی غیر غذائی غیر توانائی باسکٹ میں اشیاء کی قیمتوں کو متاثر کیا ہے:

- (i) شہری اور دیہی علاقوں دونوں میں ملبوسات اور چپل جوتوں کے گروپ میں مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ اس گروپ کے اندر، سوتی کپڑے اور اونی اور تیار ملبوسات کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا، کیونکہ ان کے تیار کنندگان نے ٹیکس کے صفر ریٹنگ نظام کے خاتمے کے اثرات (موثر طور پر، 17 فیصد جی ایس ٹی کا نفاذ) کو صارفین کی قیمتوں پر منتقل کر دیا۔

- (ii) حکومت نے فولاد کی مختلف مصنوعات، بشمول دھاتی چھڑیوں (billets)، دھاتی خام ڈلوں (ingots) اور سلاخوں، وغیرہ پر 17 فیصد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (سیلز ٹیکس موڈ میں) عائد کر دی، اس سے پہلے فولاد کا شعبہ معین سیلز ٹیکس کے تحت تھا؛ اور
- (iii) سینٹ کی قیمتوں میں اضافہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھنے کے اثر کی عکاسی کرتا ہے، جو رواں برس 1.5 روپے فی کلوگرام سے بڑھا کر 2 روپے فی کلوگرام کر دی گئی۔



اس کے برعکس، اشیائے خدمات کی مہنگائی کم رہی۔ تاہم خدمات کے شعبے کے اندر، خاص طور پر شہری علاقوں میں پست سطح کی اجرتوں اور سروس چار جز پر اضافے کا دباؤ نمایاں تھا (شکل 3.20)۔ شہروں میں پست سطح کی اجرتوں اور سروس چار جز کے اشاریے (جس کا مجموعی صارف اشاریہ قیمت میں 3.4 فیصد وزن ہے)، جو تمام خدمات، جیسے گھریلو ملازمین، صفائی اور کپڑوں کی دھلائی، سلائی، کوڑا کرکٹ اٹھانے، موٹر سائیکل ٹائر پنچر، کار سروس، بڑھئی، مستری،

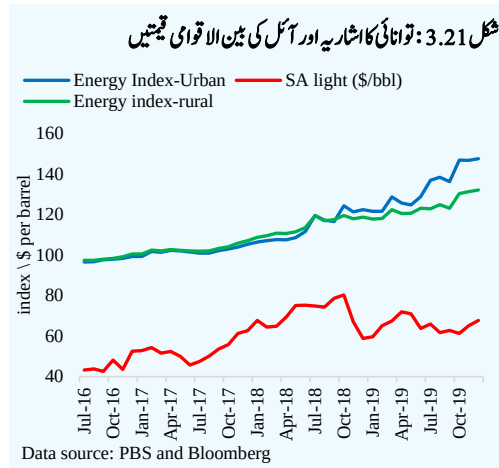
پلمبر اور الیکٹریشن، کی نمائندگی کرتا ہے، میں مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی کے دوران اوسطاً 9.2 فیصد مہنگائی درج کی گئی۔ اس اضافے کو ممکنہ طور پر معیشت میں مہنگائی کے دباؤ کے مجموعی اثرات کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس نے پست آمدنی والے گروہ کی حقیقی آمدنی کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔

توانائی کی مہنگائی میں مستقل اضافہ جاری رہا

تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں نمایاں کمی کے باوجود ملکی توانائی کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ یہ رجحان گذشتہ پالیسیوں کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے، جن کے نتیجے میں بجلی اور گیس دونوں شعبوں میں بقایا جات، توانائی پیدا کرنے والی کمپنیوں کے لیے مالی رکاوٹوں اور تکنیکی نقصانات رچوری نے جنم لیا۔ بجلی اور گیس کی فرمز کی غیر مستحکم مالی حیثیت اور اس کے سالانہ و نیم مالیاتی اثرات نے ان شعبوں میں جامع اصلاحات کو حکومت کے لیے ناگزیر بنادیا جن میں نرخوں کے طریقہ کار کو درست کرنے اور ان کی بروقت اطلاع اور دیگر اصلاحات شامل ہیں۔

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں شہری توانائی کے اشاریے میں 19.9 فیصد اضافہ درج کیا گیا جبکہ دیہی اشاریے میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 10.6 فیصد اضافہ ہوا۔ جزوار تجزیہ بتاتا ہے کہ شہری توانائی کے اشاریے پر سب سے زیادہ جولائی 2019ء میں گیس کے نرخوں میں اضافے سے اثر پڑا، جو آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے نرخوں کی اطلاع میں تاخیر اور تکنیکی نقصانات کی وجہ سے شعبے میں بقایا جات کے جمع ہو جانے کو کم کرنے کے لیے کیا۔ سوئی سدرن گیس کمپنی اور سوئی ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ کے اضافی محاصل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دسمبر 2019ء کے دوران ایک اور اضافہ متوقع تھا۔ تاہم یہ فیصلہ مؤخر کر دیا گیا اور گیس کے نرخ تبدیل نہیں کیے گئے۔ بہر حال اکتوبر 2018ء اور جولائی 2019ء کے دوران نرخوں میں اضافے کا اثر سال بسال بنیاد پر مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کی مہنگائی پر نمایاں رہا۔ چونکہ گیس کے نرخ دیہی علاقوں کی صارف اشاریہ قیمت کی باسٹ میں شامل نہیں کیے جاتے اس لیے ان کی توانائی کا اشاریہ خاصا مستحکم رہا۔

اسی طرح مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں کی بجلی کی قیمتوں میں 15.4 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ یہ اضافہ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی استعدادی ادائیگیوں اور شعبے کے نقصانات کی لاگت کو پورا کرنے کے لیے نرخوں میں سہ ماہی ردوبدل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سہ ماہی ردوبدل بجلی کے شعبے کے بقایا جات اکٹھا ہونے کو کم کرنے کے حکومتی جامع منصوبے کا حصہ ہیں۔



مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران موٹر فیول کی قیمتیں مستحکم رہیں۔ تاہم مہنگائی سال بسال بنیاد پر بلند رہی کیونکہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں شہری فیول کا اشاریہ 18.3 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 25.8 فیصد اضافہ ہوا تھا؛ نیز مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں دیہی قیمتیں 18.5 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ان میں 25.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ناسازگار عالمی اقتصادی منظر نامے پر تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں اور مضبوط ملکی کرنسی نے موٹر فیول کے

زمرے میں مہنگائی کے اثرات کو محدود رکھنے میں مدد دی (شکل 3.21)۔